OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

مغرب میں فہمِ قرآن کی روایت: ایک تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of the History of Understanding the Quran in the West

Tariq Aziz
Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha
Dr. Yasmin Nazir
Assistant Professor of Islamic Studies, The Govt Sadiq College Woman University Bahawalpur
Muhammad Farooq Khan
Visiting Faculty Member Department of Islamic Studies, University of Mianwali, Mianwali

Abstract

The study of the Qur'an started very early in the history of the world with multiple objectives. For this purpose, many Orientalists and western researchers have tried to interpret and explain the Holy Qur'an with their background and understanding. This paper deals with the introduction of some major English translations and exegesis of the Holy Qur'an. It intends to trace the western mind through the different English works on Qur'an and their implications for the further study of the Qur'an. The current research written with a descriptive and analytical approach proves that the western scholars have failed to grasp the real meaning and message of the word of Allah. It also proves that biasness and subjectivity is dominant in their study of Qur'an.

Key Words: Quran, Translation, Orientalists, Exegesis

CC BY

تمہید

انگریزی زبان میں قرآن حکیم کے تراجم و تفسیر کی روایت صرف ایک علمی سرگرمی کا نام نہیں بلکہ صدیوں پر محیط بین المذاہبی مکالمے اور مناظرے، تقابل ادیان، ثقافتی تاریخ اور دور حاضر میں اسلام کی دعوت اور احیاء کی بھی مظہر ہے۔ اس روایت کا آغاز ایک علمی کار عظیم نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے مذہبی ادب موجود تھا۔[1] انگلستان اور پورے یورپ میں اس کا ابتدائی تعارف ایک حریف کے طور پر ہوا۔ اسلام ہر لحاظ سے یورپ کے اردگرد اور مختلف خطوں میں اپنی بالادستی قائم کر رہا تھا اور اہل یورپ کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اسلام کا اگلا ہدف عیسائیت ہوں گے لہٰذا انہوں نے اسلام کی ایسی مسخ تصویر پیش کرنے کا ارادہ کیا جس میں اہل یورپ کے لیے کوئی کشش نہ ہو اور یورپ کا کوئی باشندہ اسلام کی طرف راغب نہ ہو۔ اس نکتے کی وضاحت انگریزی میں ترجمہ قرآن کی ابتداء اور مغرب میں اس کی تقریباً چار سو سال قدیم روایت سے ہوتی ہے کیونکہ بیشتر غیر مسلم انگریزی مترجمین کا باضابطہ تعلق کلیسا سے ہے۔[1] ان میں سے اکثر لوگ کلیسا کے عہدے دار تھے۔[2] آٹھویں صدی عیسوی میں مستشرقین نے اسلامی ادب کا مطالعہ شروع کیا۔ صلیبی جنگیں مغرب کے لیے مذاہب کی تاریخ میں اہم موڑ رکھتی ہیں۔ اس عرصہ میں بہت سارے مستشرقین نے اسلام کا مطالعہ کیا لیکن وہ اسلامی تعلیمات کو سمجھنے میں ناکام رہے کیونکہ ان کا مطالعہ اسلام جانب داری پر مبنی تھا۔ "World Bibliography of Translations of the Meanings of the Holy Qur'an" کے مطابق مغرب میں غیر مسلم پہلی بار شاید سامراجی اور مناظرانہ وجوہات کی بنا پر قرآن مجید کے ترجمے اور طباعت میں دلچسپی رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے تراجم کو عقل کی بنیاد پر اسلام کا مقابلہ کرنے کے لیے استعمال کیا اور قرآن حکیم کے ابتدائی تراجم میں قرآن کا انکار موجود ہے اور ان تراجم کے ذیلی عنوانات قرآن حکیم کے کلام الٰہی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ قرآن کے یہ تراجم مغرب میں پرنٹنگ پریس کی ایجاد کے بہت بعد منظر عام پر آئے۔[3] قرآن مجید کے اولین یورپی مترجم رابٹ آف کیٹن (Robert of ketton) ہیں جو بمقام ریپلونا (Ramplona) کے کلیسا میں Archdeacon کے منصب پر فائز تھے۔ رابرٹ کا یہ ترجمہ لاطینی زبان میں 1143ء مکمل ہوا۔[4] طباعت رائج نہ ہونے کی وجہ سے اس کے قلمی نسخے زیر استعمال رہے جبکہ پہلی مرتبہ اس کی طباعت 1543ء میں ہوئی۔ یہ ترجمہ اغلاط سے پر اور ناقص ہے۔ جابجا قرانی آیات کے ترجمے ساقط ہیں۔ رابرٹ نے قرآن کی انتہائی غلط ترجمانی کی ہے اس کے باوجود یہ ترجمہ قرآن ایک عرصہ تک اہل مغرب کے لیے اسلام اور قرآن کے ماخذ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔[5] قران مجید کا دوسرا اہم ترجمہ لاطینی زبان Father Ludovic Maracci کا ہے جو 1869ء میں شائع ہوا۔ یہ کلیسا میں اہم منصب پر فائز ہونے کے علاوہ Pope Innocent X1 کے دست راست بھی تھے۔ یہ دونوں لاطینی تراجم اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان کی اساس پر یورپی زبانوں میں بعد میں تراجم رفتہ رفتہ شائع ہوئے۔ اسی طرح جب فرانسیسی اقتدار دنیا میں وسیع ہونا شروع ہوا تو انگریز مستشرقین نے فرانسیسی زبان کو اپنے لیے معلومات کا ذریعہ سمجھنا شروع کیا۔ ڈی ریئر (Du Rye) کا ترجمہ قرآن فرانسیسی زبان میں 1657ء میں شائع ہوا۔[6] جب یہ ترجمہ یورپ تک پہنچا تو اس کے مدد سے انگریزی زبان میں پہلا ترجمہ قرآن کیا گیا۔[7] ڈی ریئر کے اس ترجمہ میں کئی مواقع پر پوشیدگیاں ہیں اس نے نہ اس

میں کوئی تعلیقات کا اضافہ کیا اور نہ ہی ان پوشیدگیوں کو ختم کرنے کے لیے کوئی تشریح کی۔ 1649ء میں ہالینڈ میں اس کی دوبارہ طباعت ہوئی اور اس طباعت میں اس کو کافی کامیابی حاصل ہوئی کیونکہ اس ترجمہ کو سامنے رکھ کر متعدد ترجمے کیے گئے۔[8]

اس موضوع کو آگے بڑھانے کے لیے قرآن مجید کے انگریزی تراجم و تفاسیر کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ الیگزنڈر راس(Alexander Ross، 1592-1654)نے The Alcoran of Mahomet کے نام سے قرآن حکیم کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ کیا جو کہ 1649 میں شائع ہوا۔[9] یہ پوری ایک صدی تک واحد انگریزی ترجمہ تھا جو Ander Du Ryer) کے فرانسیسی ترجمہ کی مدد سے کیا گیا تھا لیکن محقق مفافر حسین کی تحقیق کے مطابق اس ترجمہ کا ترجمہ نگار نامعلوم ہے۔[10] اس کے تعارف، ضمیمہ اور عبارات میں کئی اسلام مخالف بیانات موجود ہیں۔ راس کی یہ تصنیف مستشرقین کی اسلام مخالف تصانیف کی اس لحاظ سے مکمل نمائندہ ہے کہ اس میں ان کے تمام معائب جلوہ گر ہیں۔ وہ عربی زبان اور تفسیر و حدیث کے سرمائے سے ناواقف تھا لیکن اس نے متعدد اقوال کو اختراع کرتے ہوئے نبی (ﷺ) سے منسوب کر دیا۔[11] الیگزنڈر راس کنگ چارلس اول کا شاہی Chaplain تھا اس نے مذاہب کا گہرا مطالعہ کیا۔ تمام مترجمین نے راس کے ترجمے کے خلاف بہت سارے اعتراضات اٹھائے ہیں۔ جارج سیل لکھتے ہیں کہ راس کا ترجمہ ڈی ریر کے ترجمہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے کیونکہ الیگزینڈر راس عربی زبان سے بالکل ناآشنا تھا اور فرانسیسی زبان پر بھی عبور نہیں رکھتا تھا۔ لہٰذا راس کی غلطیوں کے علاوہ مزید تازہ غلطیاں بھی اس کے ترجمہ میں موجود ہیں علاوہ ازیں اس کی زبان بھی انتہائی گھٹیا تھی۔[12] اس نے اسلام کو کوترک مذہب کے طور پر متعارف کروایا قدوائی کے مطابق راس کا کام اسلام کے بارے میں مستشرقین کی تمام تخلیقات کی خصوصیات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جو اسلام کو بطور ایک مخالف مذہب کے لیتے ہیں۔ اس کی تحریر کے پیچھے مناظرانہ اور مشنری مقاصد موجود ہیں اور اسلامی نصوص کا ناکافی علم ہونے کی وجہ سے وہ قارئین کو گمراہ کرنے اور متعصبانہ رویہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔[13] انگریزی زبان میں قرآن حکیم ایک نیا ادب تھا الیگزینڈر راس نے بطور مترجم اس میں جعلی مواد متعارف کرایا جو مستند ذرائع سے حاصل نہیں کیا گیا یا اس نے بہت سی آیات کا غلط ترجمہ کیا اور اس ترجمہ میں بہت سے ایسے بیانات شامل کیے جو نہ تو قرآنی تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کی روایات سے اخذ شدہ تھے۔ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ لکھتے ہیں یہ ترجمہ خود میں غلط نہیں ہے لیکن اس میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ مثال کے طور پر پر الرحمن اور الرحیم کا ترجمہ gracious اور merciful کیا گیا ہے جس سے اب گریز کیا جاتا ہے۔[14] جارج سیل (1697-1736) کا ترجمہ قرآن (The Koran) غیر مسلموں میں کافی مقبول ہے جو 1743ء میں شائع ہوا۔[15] راس کے ترجمہ کے بعد ایک صدی تک قرآن حکیم کا ترجمہ نہیں کیا گیا انگریزی زبان میں یہ قرآن حکیم کا دوسرا ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔ جارج سیل کے لیے قرآن حکیم کا مطالعہ موجودہ تراجم کی مدد سے کرنا آسان ہو گیا اس کے لئے خوش قسمتی سے ماراکی (Marracci) کے لاطینی ورژن کے ساتھ موجود یہ ترجمہ تھا اس نے ان کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد انہیں غیر منصفانہ قرار دیا۔ قرآن کے پس پشت اس کے معاندانہ انداز فکر کا اندازہ اس کے دیباچے کی ان سطور سے واضح ہوتا ہے: "جو لوگ عیسائیت کے دشمن ہیں یا اس کی تعلیم سے بالکل لاعلم ہیں وہی افراد اسلام جیسے کھلے ہوئے جعل سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ اشد ضروری ہے کہ اس جعل کا پردہ فاش کیا جائے۔"[16] ڈاکٹر محمد موہر علی کے مطابق سیل نے ان تمام غلطیوں کا ارتکاب کیا جو ماراکی کے لاطینی ترجمہ اور حواشی میں موجود تھیں چونکہ اس کا ارادہ قرآنی تعلیمات کو رد کرنا تھا اس لیے اس نے قرآن کی غلط تعبیر کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا ہے۔ جارج سیل کے ترجمہ نے مغرب میں اسلام کی

نئی تعبیر پیش کی۔ یہ ترجمہ اگرچہ غلطیوں سے پر ہے لیکن اس سے قرآن حکیم کے تراجم پر مزید کاموں کے لیے لیے نیا دروازہ کھلا۔ اس ترجمے کا مقصد مشنریوں کا اسلام کے خلاف اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو منظم کرنا تھا اس نے اسلام کے خلاف الزامات عائد کیے اور پیغمبر اسلام کی توہین کی۔

لیکن راس کے بر خلاف سیل عربی زبان کے ماہر تھے لیکن اسلام کے خلاف بغض و عناد رکھتے ہوئے اس نے متعدد مقامات پر متن قرآن کا دانستہ غلط ترجمہ کیا ہے مثلا یا ایھا الناس کا ترجمہ اہل مکہ یا اہل عرب کیا ہے جس کا مقصد قرآن مجید کے آفاقی پیغام کو صرف خطہ عرب تک محدود کرنا ہے۔ مختصر اسیل کے ترجمے میں درج ذیل پانچ معائب پائے جاتے ہیں: (1) صحیح ترجمے کے بجائے ذاتی آراء پر مبنی ترجمانی، (2) دانستہ غلط ترجمانی، (3) جا بجا قرآنی الفاظ اور تراکیب کو حذف کرنا، (4) اسلامی عقائد اور احکام کو عیسائی اصطلاحات کے قالب میں پیش کرنا تاکہ یہ تاثر پختہ ہو کر اسلام عیسائیت سے ماخوذ اور بلکہ اس کی ناقابل التفات، مسخ شدہ شکل ہے اور (5) ترجمے میں ایسے الفاظ اور تصورات کی شمولیت جو اصل قرآنی متن میں سرے سے موجود ہی نہیں۔[17] اپنے جامع تبصرے میں غلام سرور اور مہر علی نے اس کے گمراہ کن مندرجات کا تعاقب کیا ہے۔[18] اس ترجمے میں مترجم نے آیات کے لیے جو علامت لکھی جاتی ہے اس کو حذف کر دیا ہے یہ اس کے ترجمہ قرآن کا سب سے بڑا نقص ہے۔[19]

جان میڈوز راڈویل (1808-1900ء) نے The Koran کے نام سے قرآن حکیم کا یہ ترجمہ 1861ء میں کیا جو کہ لندن سے شائع ہوا۔[20] اپنے ترجمہ قرآن میں انہوں نے یہ حکمت عملی وضع کی کہ مسلمانوں کو تبدیلئ مذہب اور عیسائیت پر آمادہ کرنے کی بجائے ان کے دل و دماغ کو قرآن مجید کے خلاف مسموم کیا جائے۔ یہ ترجمہ تاریخی ترتیب کے ساتھ قرآن حکیم کا پہلا انگریزی ترجمہ تھا مترجم نے باقی مستشرقین کو قران مجید کے مطالعے کی طرف ایک نئی جہت عطا کی۔[21] اسکالر موفاخر حسین لکھتے ہیں کہ راڈویل نے سیل کے ترجمہ کو تنقیدی نگاہ سے لیا کیونکہ اس نے مراسی کی بہت قریب سے پیروی کی تھی مزید بر آں راڈویل نے قرآنی عبارت میں اس سے Parasitic تبصروں پر بھی تنقید کی اس لیے اس نے خود اصلی عربی عبارت کے انداز کی پیروی کی۔[22] ایک اور مستشرق مار گولیتھ کے مطابق راڈویل کا ترجمہ ابھی تک لکھے گئے تراجم میں سے سب سے عمدہ ہے۔ حاجی محمد خلیفہ اس کے مفروضہ قرآن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ راڈویل قرانی آیات کے اپنے ایجاد کردہ تاریخی تسلسل کی وضاحت کرنے کے لیے ایک نظریہ قائم کرنے میں کافی جوش و خروش دکھاتا ہے اس کے مطابق ابتدائی وحی کی آیات چونکہ مختصر ہیں اس لیے اس نے کئی سورتوں کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کی۔[23] راڈویل نے تھیوڈر نولڈیکے اور گوستاول کے اسالیب پر عمل کیا اس نے حضور اکرم ﷺ کو مذہبی کتاب کا ماہر مصنف قرار دیا۔ اس نے اسلام کو یہودی اور عیسائی مذہب سے ماخوذ قرار دیا۔ مترجم قرآن غلام سرور کے بقول راڈویل پہلی سورت سے مستقل طور پر یہ لکھتا ہے کہ کون سی آیات کس سورہ کی ابتدائی یا بعد کے زمانے کی ہیں۔ اس بیان نے اس کی زمانی ترتیب کو مبہم بنا دیا ہے مزید بر آں اہل علم کے ہاں ایسی زمانی ترتیب پر کوئی رائے موجود نہ ہے۔[24] ڈاکٹر سلطان شاہ کے بقول اپنی تاریخی ترتیب اور نوٹ کے علاوہ راڈویل کا ترجمہ سیل کے ترجمے سے بہتر ہے لیکن فٹ نوٹ، دیباچہ اور سورتوں کی زمانی ترتیب کے مواد نے جو کہ پہلی دفعہ کسی ترجمہ قرآن میں شامل کیا گیا اس کے ترجمہ قرآن کی اچھی خصوصیات کو ماند کر دیا ہے۔[25] وہ سورتوں کی توفیقی ترتیب کے بجائے نزولی پر یقین رکھتے ہیں اس کے ترجمے میں غلط ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔[26] اگرچہ وہ عربی زبان سے بخوبی واقف تھے لیکن ان کے فتنہ خیز ذہن صیغہ خطاب "عبد" کی یہ تشریح کی ہے کہ چونکہ مکہ اور حجاز کے چند غلام ہی قرآن پر ایمان لائے تھے لہذا قرآن مجید نے

انہیں ہی صرف مخاطب کیا ہے۔[27] کیمرج یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے استاد ایڈورڈ ہنری پالمر (1840-1882ء) نے The Qur'an کے نام سے قرآن مجید کا 1880ء میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا۔[28] مترجم کی شدید تنقید کا نشانہ قرآن مجید میں مستعمل عربی زبان ہے جو کہ اس کے بقول ادبی محاسن سلاست اور مصاحت سے عاری ہے ۔ای ایچ پامر ان مشہور مستشرقین میں سے ایک ہیں جو مختلف شعبوں میں اپنے ترجمہ شدہ کاموں کی وجہ سے جانے جاتے ہیں اس نے قرآن حکیم کا ترجمہ دو جلدوں میں کیا ہے اس کے ترجمہ قرآن کو مغرب میں کافی مقبولیت ملی کیونکہ راڈویل کے ترجمہ قرآن کی تاریخی ترتیب کو مغرب نے رد کر دیا۔ پروفیسر نکلسن لکھتے ہیں کہ اپنے ترجمہ قرآن کی czech میں اشاعت کرتے وقت میں نے قرآن مجید کی دوسری زبانوں میں متعدد ترجموں کی جانچ پڑتال کی اور اس دوران مجھے ای ایچ پالمر کے ترجمہ قرآن میں متعدد سنگین غلطیوں کا پتہ چلا اور حیرانگی ہوئی کہ ان غلطیوں کی طرف توجہ دوسرے لوگوں نے بھی کی ہوگی لیکن انہیں دو اشاعتوں میں درست نہیں کیا گیا۔ اگرچہ مجھے اسکا تعارف لکھنے کو کہا گیا لیکن اس میں متن کی غلطیوں کو دور کرنے کی درخواست نہیں کی گئی۔[29] پالمر بھی بہت سارے دیگر مستشرقین کی طرح عربی گرائمر کے اصولوں سے آشنا نہ تھا اس لئے اس کے ترجمہ قرآن کو مقبولیت نہ ملی۔ پالمر نے عربی زبان کو مجموعی طور پر حرف تنقید بنایا تاکہ قرآن کی عربی کو غیر شائستہ ثابت کرسکے لیکن اپنے ترجمہ قرآن کی زبان کو غیر شائستہ اور غیر موزوں بنا دیا۔[30] پالمر کا ترجمہ قرآن سابقہ تراجم قرآن میں اچھا اضافہ نہ تھا اس نے تشریحی نوٹس میں من گھڑت نظریات لکھے ڈاکٹر محمد سلطان شاہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ پالمر اتنا متعصب نہیں تھا جتنا سیل لیکن اس کا ترجمہ بھی اغلاط سے پاک نہیں ہے وہ ساری زندگی مشکلات میں گھرا رہا اس کام کو کرنے کے لیے اسے ایک مختصر وقت کی اجازت دی گئی وہ یہ موقع نہیں کھونا چاہتا تھا اس لیے اس نے یہ کام جلدی میں کیا اس کے المناک قتل نے اسے اس ترجمہ پر نظر ثانی کرنے کا موقع نہیں دیا اس نے یہ ترجمہ مارچ 1880 میں مکمل کیا اور اگست 1882ء میں اس کی وفات ہو گئی۔ اگر وہ اپنے ترجمے پر نظر ثانی کرتا تو الفاظ کے معنی اس کے حصوں اور آیات کی اغلاط کو درست کر لیتا۔[31] ترجمہ قرآن میں ضمائر کے تعین میں اس سے سنگین غلطیاں سرزد ہوئی ہیں جبکہ بعض آیات کا ترجمہ ان سے ساقط ہو گیا ہے[32]۔ ایک معروف مغربی مستشرق نے اس کے ترجمہ قرآن میں ستر سے زائد سنگین غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جو متن قرآن کو مسخ کرنے کے مترادف ہیں اس ترجمہ قرآن کی مغرب میں بھی پذیرائی نہیں ہوئی۔[33] رچرڈ بیل (1876-1952ء) نے The Qur'an کے نام سے قرآن مجید کا یہ ترجمہ 1937ء میں کیا۔[34] وہ ایڈنبرا یونیورسٹی (اسکاٹ لینڈ) میں عربی کے استاد تھے۔ اسلام پر اپنی اولین تصنیف 'The Origin of Islam in its Christian Environment' میں اس نے موقف اختیار کیا ہے کہ عیسائیت اصلی و حقیقی اور اسلام نقلی و جعلی مذہب ہے۔ اس کی دوسری کتاب "Introduction To The Qur'an" میں اسلام اور قرآن کے خلاف اس کا عناد نمایاں ہے اس کے بقول حضور اکرم ﷺ اپنے بنیادی عقائد تک میں مستقل تبدیلی کرتے رہے اور ان کے تمام تصورات یہودی اور عیسائیت مآخذ سے مستعار ہیں۔ ان کے بقول حالات کے زیر اثر حضور اکرم ﷺ قرآن مجید کا پیغام تبدیل کرتے رہے۔ مکی اور مدنی سورتوں کے مابین فرق کو بیل نے اسی حکمت عملی پر بیان کیا ہے۔ اپنے ترجمہ قرآن میں انہوں نے تقریباً ہر قرآنی آیت کی تاریخ نزول اپنے محدود اور ناقص علم کی بنیاد پر متعین کرنے کی کوشش کی ہے اس کی رائے میں توقیفی ترتیب بالکل غلط اور تحریفات سے پر ہے۔[35] رچرڈ بیل کے ہم عصر مشہور مشترق الفریڈ گیوم نے ان الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے: "مجھے اس اعتراف میں کوئی باک نہیں کہ رچرڈ بیل نے متن قرآن کو اس بری طرح مجروح کیا ہے کہ

میں ان کا ترجمہ استعمال نہیں کر سکتا۔ محض اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر اور انتہائی موضوعی انداز میں آیات کی قطع و برید کرنا بعض آیات کے نصف کو ساقط کر دینا اور قرآنی فقروں کو متن سے **خارج کر** دینا، متن کی تحلیل اور تنقید کے زمرے میں نہیں آتے ۔ قارئین اس تاثر میں قطعاً حق بجانب ہوں گے کہ اس شخص کے ہاں اعتدال اور توازن ہی مفقود ہیں۔"[36] ڈاکٹر رچرڈ بیل نے پہلے سے فرض کر لیا کہ نبی اکرم ﷺ کے اصلی بیانات پہلے مختصر تھے لیکن ان حصوں کو ملانے کے بعد موجودہ قرآنی سورتوں میں بے ربطی واقع ہوئی ہے اور یہ غلط ترتیب موجودہ بے ربطی کی اہم وجہ ہے۔[37] وہ ان مستشرقین میں سے تھے جنہوں نے قرآنی عبارت کے معنوں کو تبدیل کیا اور قرآنی عبارت کی ترتیب تبدیل کی۔ اپنے ترجمہ قرآن میں کئی مواقع پر اس نے بہت ساری آیات کی غلط ترجمانی کی ہے بہت سے مستشرقین نے اس کے ترجمے پر اعتراض کیا ہے کیونکہ اس نے آیات کو الگ الگ کر کے انہیں صرف موضوعی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔"[38] ساٹھ سالوں میں اس کے تقریباً سات ایڈیشن مختلف ممالک میں شائع ہوئے سابقہ مستشرقین کی طرح مصنف نے کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے رچرڈ بیل کا نقطہ نظر یہ تھا کہ محمد (ﷺ) قرآن کے مصنف ہیں اور انہوں نے قرآن یہودیت عیسائیت اور دیگر مذاہب کے لٹریچر سے اخذ کیا ہے۔[39] رچرڈ بیل نے ایک منفرد عنوان اور اسلوب کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے اس نے نبی اکرم ﷺ کو مذہبی کتاب کے مصنف کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ آرتھر جان آربری (1905-1969) کا یہ ترجمہ قرآن 1955ء میں لندن سے شائع ہوا جس کا عنوان The Koran Interpreted ہے۔[40] وہ ان مترجمین میں سے تھے جنہیں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی آربری نے نوے سے زیادہ کتابیں اور مضامین لکھے۔ قرآن پاک کے ترجمہ میں اس نے تشریحی نوٹ نہیں دیئے۔[41] اس نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کے تمام سابقہ ورژن، خود اصل متن کی طرح مسلسل نثر کے طور پر شائع کئے جانے کے بعد اس کے مرکب کی نمایاں نوعیت کافی حد تک اصلیت سے محروم ہوگئی ہے اور راس، راڈویل، بیل اور سیل کے غلط تراجم کا ذکر کیا ہے یہاں تک اس کے علاوہ اس نے ان تراجم کے ساتھ ساتھ چند مسلم مترجمین کے کام پر بھی تنقید کی ہے ۔ آربری نے دوسرے غیر مسلم ترجمہ نگاروں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہوا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کی اصل عبارت سے انصاف نہیں کیا ہے آبری چونکہ کلیسا سے متعلق نہ تھے اس لیے ان کا طرز فکر مناظرے یا مجادلے کا نہیں بلکہ دیباچے میں قرآن مجید کے اعجاز اور اثر آفرینی کا اعتراف کرتا ہے۔ آربری کے اس ترجمے میں حواشی موجود نہ ہے۔ ان کے اس ترجمے میں زبان و بیان کی بعض فحش غلطیاں بھی موجود ہیں کئی مقامات پر آیت کے اجزا کا ترجمہ ساقط ہو گیا ہے۔[42] انہوں نے اپنے اس ترجمے میں قدیم بلکہ متروک انگریزی زبان استعمال کی ہے مزید برآں انہوں نے اپنے اس ترجمے میں متعدد قرآنی الفاظ اور تراکیب کو نظر انداز کر دیا ہے ایک درجن زائد آیات کا ترجمہ گمراہ کن حد تک غلط ہے بعض مقامات پر انہوں نے قرآنی تراکیب کا بالکل لغوی ترجمہ کیا ہے۔ جیسے" النبی الامی " کا ترجمہ بطور 'Prophet of common folk' کیا ہے جو کہ مناسب نہ ہے۔[43] محقق داؤد محمد کے بقول: " آربری کے ترجمہ کو حوالہ جاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ انہوں نے متعدد آیات کو ایک یا زیادہ پیراگراف میں اکٹھا کر دیا ہے اور اس میں ہر ایک سورت کے نمبر کو الگ نہیں لکھا ہے مجموعی طور پر اس کی ترجمانی قرآن اطمینان بخش نہ ہے لیکن وہ خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ قرآن حکیم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا مشکل کام ہے۔"[44] بہت سے مسلمان مترجمین نے آربری کی کاوشوں کی تعریف کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ترجمہ کسی بھی غیر مسلم کے کیے جانے والے تراجم میں سے ایک بہترین ترجمہ ہے اور آربری کا ترجمہ انگریزی زبان میں کامیاب ترین ترجمہ ہے آربری نے ٹرانسلٹریشن کی سادہ سی

شکل استعمال کی ہے۔[45] اے آر قدوائی کے مطابق مسلم مترجمین کی طرف سے کیے گئے قرآن حکیم کے تراجم میں سے آربری کا ترجمہ اس کے اسلوب اور معیار کے لحاظ سے سب سے بلند ہے۔[46] اس نے قرآن کا ترجمہ قابل فہم انگریزی زبان میں کیا اور عبارت کو روایت سے الگ کیا یہ ترجمہ تعصب سے پاک ہے۔[47] لیکن مجموعی طور پر اس کی ترجمانی قرآن اطمینان بخش نہ ہے ۔[48] نسیم جوزف داؤد(Naseem Joseph Dawood، پیدائش 1927ء)ایک یہودی اسکالر تھا۔اس نے 1956ء میں The Koran کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔[49] یہ ترجمہ پینگوئن سے شائع ہونے کے بعد اسی سال امریکہ، برطانیہ اور کینیڈا سے بھی شائع ہوا۔اس ترجمہ قرآن میں اس کا اسلام، سیرت طیبہ اور ابتدائی تاریخ اسلام سے متعلق مبسوط مقدمہ شامل ہے جس میں اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید بائبل سے مستعار اور ماخوذ ہے اس ترجمہ میں اس کی تنقید کا اصل محور سیرت طیبہ ہے۔ترجمہ قرآن میں جابجا تکرار ہے کہ آنحضور (ﷺ) کے دور میں یہودیوں پر بڑا ظلم و ستم ڈھایا گیا۔[50] اس نے اپنے اس ترجمہ قرآن میں سورتوں کی زمانی ترتیب کو مدنظر رکھا ہے۔جوزف داؤد کا یہ ترجمہ بھی اغلاط سے پر ہے بعض اوقات وہ قرآنی اصطلاحات اور تراکیب کی صحیح ترجمانی کرنے سے بھی قاصر رہا ہے۔اور متن کے ترجمے میں اس نے ایسے وضاحتی حواشی شامل کیے ہیں جو قرآن فہمی کی راہ ہموار کرنے کی بجائے قارئین کو قرآن مجید کے پیغام سے متنفر کرتے ہیں۔[51] یہ ایک مثالی مستشرق کا کام ہے اور ترجمہ قارئین کو گمراہ کرنے اور ان کے اندر تعصب پیدا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔اس میں اسلام پر تنقید کی گئی ہے اور نبی اکرم ﷺ کو غصب، ناانصافی اور خونریزی کے ساتھ بلالحاظ وابستہ کیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ بہترین ترجمہ نہ ہے کیونکہ اس کے وضاحتی نوٹ اسلام کے پیغام کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں اس ترجمہ میں قرآن حکیم کی سورتوں کو زمانی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔[52] ترجمہ میں بہت ساری آیات کا ترجمہ نہیں ہوا اس نے بہت سارے مستشرقین کے کام کو دوبارہ پیش کیا ہے اور صرف 29 سال کی عمر میں اس نے اسلام اور قرآن کریم کے خلاف منظم تعصب کا مظاہرہ کیا۔ محمد خلیفہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ چند مستشرقین اس خیال سے جنون میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ سورتوں کو زمانی لحاظ سے ایک دوسری کی پیروی کرنی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان کا یہ نظریہ قابل عمل ہوتا بھی تو بہت ساری سورتوں پر اس کا اطلاق کرنا ممکن نہ ہے پہلے ایڈیشن کے بعد داؤد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس لیے 1990ء کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں اس نے سورتوں کی ترتیب کو تبدیل کیا۔[53] داؤد کی عربی زبان اور اسلوب سے عدم آگاہی نے اس کے کام کو غیر تسلی بخش بنایا ہے ۔ تھامس کلیری نے 2004ء میں The Quran: A New Translation کے عنوان سے قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔[54] یہ ترجمہ جدید اور آسان انگریزی زبان کی وجہ سے جانا جاتا ہے لیکن اس میں نہ تو تشریح نوٹ ہیں اور نہ ہی تعارف ہے مترجم نے سورتوں کے عربی ناموں کا تذکرہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی سورتوں کے ایک سے زیادہ عنوانات کا ذکر کیا ہے مترجم نے متن کا ترجمہ بغیر کسی ماخذ اور تاریخی پس منظر کے ذکر کیا ہے اس ترجمہ میں بہت ساری خامیاں ہیں جس کی وجہ سے اس ترجمہ کو دنیا میں کہیں بھی شہرت نہیں ملی ہے۔[55] آربری کے ترجمے کے بعد کسی مستشرق کی طرف سے سے ایک طویل عرصے تک قرآن کریم کا کوئی مشہور انگریزی ترجمہ نہیں ہوا تھا۔[56] ایلن جونز نے 2007ء میں قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ The Qur'an کے نام سے پیش کیا۔[57] اس کتاب کے مصنف گزشتہ چالیس سال سے زائد آکسفورڈ یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے استاد ہیں اور مغرب میں ان کا شہرہ بطور ماہر اسلامیات ہے ایلن جونز(Alan Jones) اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مجید محض بائبل سے سرقہ ہے اور اس کا متن ایسا ہے کہ اسے پڑھنا، سمجھنا اور سمجھانا گویا نا ممکن ہے۔ ان کے

نزدیک قرآن ربط و نظم اور ترتیب سے بالکل عاری ہے۔[58] ایلن جونز کا یہ کام مستشرقین کے سابقہ کاموں سے مطابقت رکھتا ہے انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کرتے ہوئے قرآن کریم کی ترجمانی کی ۔ وہ قرآنی متن کے بارے میں الجھن کا شکار رہے جو اس کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہوتا ہے: "یہ معلوم نہیں ہے کہ محمد (ﷺ) کی وفات کے بعد کاتبین وحی کے لکھے ہوئے مواد کے ساتھ کیا ہوا بہت ساری سورتیں ایسی ہیں جن کی تاریخ انتہائی مشکوک ہے۔"[59] اس ترجمے کا گرمجوشی سے خیر مقدم نہیں کیا بلکہ ایلن جونز نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمے کے شعبے میں مستشرقین کی واپسی کی نشاندہی کی تھی جونز نے اپنے کام کے دوران قرآن کریم کی واحد خصوصیت جاگر کی ہے کہ یہ واضح طور پر مناظرانہ ہے پورے ترجمہ کے دوران ایلن جونز نے یہ تاثر دیا ہے کہ قرآن کریم بائبل کا ایک دوبارہ پیش کردہ کام ہے۔[60] اس نے کبھی بھی قرآن کی ترتیب اور اس ترتیب کے پیچھے وجوہات کو نہیں سمجھا اس کے مطابق قرآن ایک ایسی دستاویز تھی جو سراسر غیر مسلموں کے خلاف تھی اس نے جہاد کے متعلق آیات پر روشنی ڈالی اور اسلام کو جنگ پسند مذہب کے طور پر پیش کیا۔[61] ایلن جونز کے نزدیک ہر قرآنی سورت مجادلے اور مناظرے پر مشتمل ہے۔ موصوف نے بلامبالغہ سینکڑوں مقامات پر قرآن مجید کو مناظراتی تصنیف قرار دیا ہے۔ قر آن مجید کے بارے میں اس کی رائے یہ ہے کہ اس میں وہ قصے ہیں جو آپ (ﷺ) کو بائبل اور دیگر حوالوں سے سنائے گئے تھے اس مواد پر آپ (ﷺ) نے غور وخوض کیا اور بعد میں اسی بنیاد پر اپنا کلام بنایا۔ جونز نے مصحف کی صحت کو مشکوک قرار دیا ہے اس نے قرآن مجید کی جمع اور تدوین کی تاریخ سے بھی بالکل اتفاق نہیں ہے۔ وہ قرآنی سورتوں کی تاریخ اور نزولی اور ان کی توقیفی ترتیب کے بھی قائل نہیں ترجمہ قرآن کے دیباچے میں انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ آپ کی وفات کے بعد کاتبوں کے تحریر کردہ مصحف کا کیا حشر ہوا۔[62] غرضیکہ اپنے مندرجات کے لحاظ سے جونز کی یہ تصنیف اسلام، قرآن مجید اور سیرت طیبہ کی تنقیص سے پر ہے۔ قرآن مجید کی غلط اور گمراہ کن ترجمانی اس پر مستزاد ہے۔

مسلم اہل قلم میں سے پہلے قابل ذکر معیاری انگریزی ترجمے The Meaning of the Glorious Qur'an کا اعزاز نو مسلم محمد مارماڈیوک پکتھال (Muhammad Marmaduke Pickthall، 1875-1936ء) کو حاصل ہے۔[63] ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ فلسطین سیاحت کے لیے گئے اور وہاں اسلامی زندگی کا قریب سے مشاہدہ کیا۔[64] 1917ء میں وہ مشرف بہ اسلام ہوئے 1925ء میں ان کی گراں قدر علمی خدمات کے پیش نظر حیدر آباد دکن نے انہیں اپنا مشیر تعلیمی مقرر کیا ۔[65] اور 1928ء میں نظام نے ان کو دو سال کی باتنخواہ خصوصی رخصت عنائت کی تا کہ وہ یکسوئی سے انگریزی ترجمے کی خدمت انجام دیں۔ 1930ء انہوں نے ٹکسالی انگریزی میں قرآن کا ترجمہ کیا۔ اس ترجمے میں انہوں نے اپنے دور کی وہ معیاری انگریز ی اختیار کی جو اس دور کے بائبل کے انگریزی تراجم میں مستعمل تھی۔[66] محمد مارماڈیوک پکتھال کا یہ ترجمہ ان تراجم میں شامل ہے جن کے مترجمین نے پوری دنیا میں شہرت حاصل کی اور یہ تراجم تقریباً پوری دنیا میں شائع ہوئے، پیٹر کلارک لکھتے ہیں کہ پکھتال نہ صرف قرآن کے معنی کا مترجم کا بلکہ ایک عظیم کارکن بھی تھا۔ وہ عمل کے ذریعے نجات پر یقین رکھتا تھا۔ اس کا اسلام بین الاقوامی اور جامع تھا۔[67] یہ ترجمہ ضروری وضاحتی نوٹس کے بغیر تھا۔ مختلف مواقع پہ انہوں نے کئی آیات کی غلط توجیح بھی کی ہے۔[68] اگرچہ یہ ترجمہ انگریزی تراجم میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے لیکن اس میں وضاحتی نوٹس شاذونادر ہی ہیں۔ اور یہ آیات کے شانِ نزول کی وضاحت بہت کم کرتا ہے۔ جس وجہ سے یہ ابتدائی قارئین کے لیے مفید نہ ہے۔[69] تاہم اس میں سرقہ کا پہلو بہت کم ہے جبکہ ایک ریویو نے اس نے 147 اور دوسرے میں 148 اغلاط کی نشاندہی کی ہے۔[70] محمد مارماڈیوک

پکھال کا یہ ترجمہ متن قرآن کے ساتھ بڑی حد تک مطابقت رکھتا ہے اور اس کا مختصر حواشی اہل السنت والجماعت کی آراء سے ہم آہنگ ہے لیکن یہ اصل میں محض ترجمہ ہے اور اس کا تفسیری و تشریحی پہلو برائے نام ہے۔ مصنف کے حواشی کی غیر موجودگی میں ان کے نقطہ نظر کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ [71] وہ پہلے مسلمان تھے جن کی مادری زبان انگریزی تھی۔[72] نو مسلم محمد اسد(1900-1992ء) کا ترجمہ قرآن The Message of the Qur'an کے نام سے 1980ء میں شائع ہوا۔[73] محمد اسد اسلامیات کے میدان میں اپنی دقیع تصانیف کے حوالے سے مشہور ہیں۔ 1926ء میں وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ ان کے انگریزی ترجمہ قرآن کا پہلا جزو(سورہ التوبہ تک) رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرم کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ البتہ اس کے تفسیری حواشی میں معتزلہ فکر کے نمایاں اثر کی وجہ سے اہل جمہور نے ان کے مکمل ترجمہ سے اعراض اور اجتناب کیا۔ محمد اسنے اسلام قبول کرنے کے بعد 1980ء میں قرآن حکیم کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ یہ انگریزی زبان کا پہلا ترجمہ تھا جس میں بہت اچھے وضاحتی نوٹ بھی تھے۔ اس نے احادیث، سیرت اور تاریخی حوالوں سے قرآنی فلسفے کی وضاحت پیش کی ہے۔ اس نے کئی آیات کی سائنسی توجیح و تشریح کی ہے۔[74] انہوں نے ہر سورت کا مختصر تعارف، سورتوں کے عنوان، زمانہ نزول اور موضوعات کی وضاحت پیش کی ہے۔ اس طرح کچھ سورتوں کی متبادل نام بھی لکھے ہیں۔[75] اس ترجمہ و تشریح کے تقریباً پانچ ایڈیشن شائع ہوئے۔ انہوں نے اسلامی معجزات کی غلط توجیح کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں تمام معجزات اور اس سے متعلقہ احادیث کا انکار کیا ہے۔ رشید احمد جالندھری لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کا بیماروں کو درست کرنے اور دیگر معجزات جن کی قرآن نے تصدیق کی ہے۔ انہیں محمد اسد نے اپنے ترجمہ قرآن میں بطور تمثیلات پیش کیا ہے۔[76] ایم-ایچ-شاکر نے محمد علی کے غیر شائع شدہ ترجمہ کو ایڈٹ کیا۔ قرآن حکیم کے اس تشریح حواشی میں اس نے شیعہ نظریات کی تائید کی۔ اور کئی آیات کی غلط وضاحت پیش کی۔[77] اس نے لفظ عرش کو "Power" اور Dominion کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔[78] اے-آر-قدوائی لکھتے ہیں کہ انہوں نے قرآنی عبارات یا ان کے شانِ نزول کے قطع نظر آیات قرآنی کی شیعہ نظریات کے مطابق توجیح کی ہے۔[79] اہل سنت والجماعت کے عقائد سے اسد کے اختلافات اور انحراف کی فہرست خاصی طویل ہے۔[80] مختصراً وہ ابراہیم کے دخول نار، عیسیٰؑ کے عہد طفلی میں کلام، جن کے وجود اور دیگر معجزات اور امور غائب کے قائل نہیں۔[81] اگرچہ اسد کی مادری زبان انگریزی تھی اور وہ عالم اسلام کے کوائف سے بھی واقف تھے لیکن اس کے باوجود ان کی یہ تصنیف قرآن فہمی کے باب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت نہیں ہوئی۔[82]

خلاصۂ بحث

مستشرقین کے قرآن حکیم کے تراجم و حواشی کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینے کے بعد جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں جتنے بھی تراجم و حواشی کیے گئے ان کا مقصد صرف ایک ہی تھا وہ یہ کہ اسلام کی بنیاد کو کمزور کیا جائے اور یہ کوشش موجودہ دور میں بھی جاری ہے حالانکہ ہر مستشرق نے یہ ظاہر کیا کہ اس نے غیر جانبدار ہو کر قرآن مجید کا ترجمہ و وضاحت کی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر نئے آنے والے ترجمہ و حواشی میں بغض و عناد کا عنصر بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک اہم بات جو تمام تراجم میں یکساں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ سب نے اپنے سابق مترجم کی نقل کی ہے۔ عربی لغت پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے قرآنی محاورات کا درست ترجمہ نہ کر پائے اور بہت سے مقامات پر انجانے میں ان سے بہت سی غلطیاں بھی ہوئیں بہت سے مستشرقین نے قرآن مجید کو ترتیب نزولی کے اعتبار سے تحریر کرنا چاہا مگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں

کیونکہ قرآن مجید ایک محفوظ کتاب ہے اور اس کا ذمہ اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لیا ہے لہٰذا مستشرقین کبھی بھی اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

References

1Owais Anwar and Dr. Muhammad Ishaq, "Europe Main Quran E Karim ki Tabahat Aur Trajum kay Mukhtalif Adwar," Rahat-ul-Qub 3, no. 1 (2019): 170.
2 Abdul Rahim Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum e Quran Edt. Akhtar Al-Wasee (Lahore: Malak and Co., n.d),12.
3Ismet Binark and Halit Eren, World Bibliography of Translations of the Meanings of the Holy Qur'an (Istanbul: IRCICA, 1986), xxxiv.
4Anwar and Ishaq, Europe Main Quran, 170.
5Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 12.
6Muhammad Mohar Ali, The Qur'an and the Orientalists (UK: Jamiyat Ihyaa Minhaj a Sunnah, 2004), 327
7Mofakhhar Hussain Khan ,English translations of Holly Qur'an: A of Bio Bibliographic Study (Singapore: Toppan Company, 1997),30.
8Anwar and Ishaq, Europe Main Quran, 173.
9 Alexander Ross, The Alcoran of Mahomet (London, 1649).
10 Khan, English Translation, 31.
11Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 14.
12 Sale, The Koran,vii.
13 A. R. Kidwai, Translating, the Untranslatable, A Critical Guide to 60 English Translations of the Qur'ān (New Delhi: Sarup Book Publisher, 2011), 239.
14 Dr. Muhammad Sultan Shah, The Earliest Translations of the Holy Qur'ān: Latin, French, English, The Islamic Quarterly, and 57,no.1 (2013):64.
15George Sale, The Koran (London: Fredrick Warne, 1734), iv.
16 Sale, The Koran, iv.
17 Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 15.
18Mohar Ali, The Qur'an and the Orientalists,332; Ghulam Sarwar, A Review of the Previous Translations of the Holy Qur'an,In his Translation of the Holy Qur'an (Karachi: Pakistan National Book Foundation,1973),VII-XXII.
19 Ghulam Ali Khan and Raheela Butt, "Chand Namwar Mustashraqeen kay Trajum e Quran ka Tehqeeqi wa Tanqeedi Jaiza" Jihat ul Islam 5, no.2 (2012):18.
20 Jan Medows Rodwell, The Koran (London: Bantam Classics, 2004).
21 Aroosha Mushtaq,"A Critical Study," of Abdul Majid Daryabadis's English Translation and Exegetical notes on the Holy Qur'an (Doctorate Thesis,Govt college university Lahore,2015-),110.
22 Khan, English Translation, 28.
23 Mohammad Khalifa, The Sublime Qur'ān and Orientalism (London: Longman House, 1983), 54.
24 Sarwar, Translation of the Holy Qur'an, xxiii.
25 Dr. Muhammad Sultan Shah, "A Critical Study," of Rodwell's Translation of the Qur'ān, Pakistan Journal of Islamic Research 12 (2013):63.
26 Daoud Mohammad Nassimi,"A Thematic Comparative Review of Some English Translations Of The Qur'an," (Doctorate Thesis, The University Of Birmingham 2008), 50.

27 Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 17.
28 E. H. Palmer, The Qur'an (London: Oxford Clarendon Press, 1880).
29 A. R. Nykl, Notes on Palmer's The Qur'an, Journal of the American Oriental Society 56, no.1 (1936):77.
30 Mohar Alii̅, The Qur'an and the Orientalists, 341.
31 Muhammad Sultan Shah, "A Critical Study," of E. H. Palmer's Translation of the Qur'an xxxv,no.2 (2012):22.
32Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 17.
33 Nykl, Notes on Palmer's, 77.
34 Richard Bell,The Qur'an: Translated with a Critical Rearrangement of the Surahs (Edinburgh: Tand T Clark, 1937-1939).
35Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 19.
36 Alfred Guillame, "Review on the Koran Interpreted," Muslim World 47, no.1 (1957): 248.
37J. E. Merril, Dr. Bell's Critical Analysis of the Qur'an, Muslim World 37, no.1 (1957):145.
38 Alfred Guillaume, Review on the Koran Interpreted, Muslim World 47, no.1, (1957):248.
39 Mushtaq, "A Critical Study",113.
40A. J. Arberry, The Koran Interpreted (London: George Allen and Unwin, 1980).
41 Mushtaq, "A Critical Study",113.
42Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 70.
43Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 20.
44 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 55.
45Dr. Muhammad Sultan Shah, Arthur John Arberry as an Interpreter of the Holy Qur'an, Majallah-e-Tahqiq 30, no.76 (2017):15.
46A.R.Kidwai,A Survey of English Translations of the Qur'an, The Muslim World BookReview7,no.4(1987)Also available at:www.islam101.com/Qur'an/transAnalysis.htm
47 Shah, Arthur John Arberry as, 16.
48Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 20.
49 N. J. Dawood, The Koran (London: Penguin Books, 1956).
50Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 20.
51Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 21.
52 Kidwai, Translating the Untranslatable, 271.
53 Khalifa, The Sublime Qur'an, 54.
54 Dr. Thomas, Cleary, The Qur'an: A New Translation (USA: Starlatch, 2004).
55 Mushtaq, "A Critical Study",115.
56Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 21.
57 Alan Jones, The Qur'an Translated into English (UK: Gibb Memorial Trust, 2007).
58Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 22.
59 Jones, The Qur'an, 11-12.
60 Mushtaq, "A Critical Study",116.
61 Mushtaq, "A Critical Study",116.
62Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 32.
63 Pickthall, Muhammad Marmaduke Pickthall, The Meaning of the Glorious Qur'an (London: Allen and Unwin, 1930).

64 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 53.
65Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 35.
66 Nassimi, A Thematic Comparative Review,54.
67 Peter Clark, Marmaduke Pickthall British Muslim (London: Quartet Books, 1986), 45.
68 Mushtaq, "A Critical Study",137.
69A. R. Kidwai, Translating, The Untranslatable, A Survey of English Translations of the Qur'an, MuslimWorld Book 7,no.4(1987):67.
70Iqbal Ansari Husain, Corrections of Errors in Pickthall's English Translation of the Glorious Qur'an (Karachi:Published by Author, 1991), 24.
71Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 35.
72 Mushtaq, "A Critical Study",137.
73 Muhammad Asad, The Message of the Qur'an (Gibraltar: Dar al-Andalu, 1980).
74 Mushtaq, "A Critical Study",138.
75 Muhammad Sultan Shah, The Message of the Qur'an by Muhammad Asad: "A Critical Study," The Islamic Quarterly54, no.4 (n.d): 321.
76Jullandari, Review on Asad's the Message of the Qur'an, Islamic Quarterly 12, no.3 (1968):179.
77 Mushtaq, "A Critical Study".124.
78 Neal Robinson, Sectarian and Ideological Bias in Muslim Translation of the Qur'an, 267.
79 Kidwai, Translating, The Untranslatable, 171.
80 Qadwai, Mustashraqeen aur Angrazi Trajum, 42.
81Rashid Ahmad Jullandri,"Review on Asad's The Message of the Qur'an", Islamic Quarterly 12, no.3 (1968):179-180. Iska upar Short Reference hai
82 Nassimi, A Thematic Comparative Review, 60.